www.roznamasahara.com / email : sundayumang009@gmail.com

ہندوستان کا نمبر ایک اردو اخبار
1
روزنامہ راشٹریہ سہارا
16/جون 2024 اتوار

سنڈے اُمنگ

صفحہ-7 : بزم ادب

ایک شاعر، ایک غزل
ڈاکٹر فیاض احمد علیگ

صفحہ-7 : بزم ادب

جب زرد ہو موسم اندر کا
(افسانہ: آخری قسط)

سپریم کورٹ نے کونسلنگ کے عمل کو روکنے سے تو انکار کر دیا ہے، البتہ این ٹی اے کو نوٹس دیا ہے۔ اب یہ الگ ایشو ہے کہ کونسلنگ کے بعد کیا دوبارہ نیٹ (یو جی) امتحان کرانے کی امید رکھی جانی چاہیے؟

نیٹ کے نتائج / تنازع

بے وجہ نہیں!

RISE IN RAGE AGAINST NEET SCAM AN CORRUP NTA!
FOR YET ANOTHER PAPER LEAK!
DISBAND NTA!
End Mismanagement in NEET, JEE, NET & other Exams!
KYS NO COMMITTEES!
aisa

ہندوستان دنیا کی سب سے بڑی آبادی والا ملک ہے۔ اس نے اتنی ترقی تو کی ہے کہ دنیا کی 5 بڑی اقتصادیات میں شامل ہو گیا ہے اور حکومت کی کوشش ہے کہ اقتصادی محاذ پر نئی ترقیاں حاصل کرے۔ جیسے جیسے یہ ملک ترقی کرتا جائے گا، سہولتوں میں اضافہ ہوتا جائے گا لیکن اس وقت مسابقتی امتحانات دینے والوں کو سخت مقابلہ آرائی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ایک ایک نمبر کی ان کے لیے بڑی اہمیت ہوتی ہے۔ بسا اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ یکساں نمبر حاصل کرنے والے دو طلبا کا رینک الگ ہوتا ہے۔ اس سلسلے میں شعیب آفتاب اور آکانکشا سنگھ کی مثال پیش کی جا سکتی ہے۔ 2020 کے نیٹ (یو جی) میں دونوں نے 720 میں سے 720 نمبر حاصل کیے تھے مگر دونوں کو ایک ہی رینک نہیں ملا تھا۔ شعیب کو نمبر وَن اور آکانکشا کو نمبر دو رینک ملا تھا۔ اس طرح کی رینکنگ ناقابل فہم تھی۔ غالباً اسی لیے بعد میں 720 نمبر لانے والوں کو نمبر وَن رینک دیا گیا۔ اس بار تو 67 طلبا نے نمبر وَن رینک حاصل کیا ہے۔ ایسی خبر بھی ہے کہ دو طلبا نے 719 اور 718 نمبر حاصل کیے ہیں۔ یہ واقعی حیرت کی بات تھی کہ 716 یا 715 نمبر لینے کی بات تو سمجھ میں آتی ہے، 719 اور 718 نمبر ملنے کی بات سمجھ میں نہیں آتی۔ اس سلسلے میں ہندوستان میں این ٹی اے یعنی نیشنل ٹیسٹنگ ایجنسی جو نیٹ (یو جی) یعنی نیشنل اہلیت کم انٹرنس ٹیسٹ (انڈر گریجویٹ) کا امتحان لیتی ہے، اس کی طرف سے اطمینان بخش جواب نہیں ملا ہے۔ این ٹی اے کے ڈائرکٹر جنرل، سبودھ کمار سنگھ کے حوالے سے آنے والی خبر کے مطابق، صرف 6 سینٹرس کے تقریباً 1,600 طلبا کو گریس نمبر دیے گئے ہیں۔ 'بزنس اسٹینڈرڈ' کے مطابق، گریس نمبر حاصل کرنے والے طلبا کی تعداد 1,563 ہے۔ آئی ایم اے یعنی انڈین میڈیکل ایسوسی ایشن جونیئر ڈاکٹرس نیٹ ورک نے 718 اور 719 نمبر کا معاملہ اٹھایا ہے۔ اس نے این ٹی اے کے چیئرپرسن، پردیپ کمار جوشی کو لکھے گئے ایک خط میں کہا ہے کہ 718 اور 719 نمبر سوالات کے گھیرے میں ہے۔ اس کے مطابق، گریس نمبر دیے جانے کے لیے کوئی رہنما اصول امتحان سے پہلے نہیں بتائے گئے تھے جبکہ انفارمیشن بلوٹین میں پہلے ہی یہ بتا دینا چاہیے تھا کہ وقت کے نقصان کی صورت میں یعنی نیٹ (یو جی) کے امتحان میں طلبا کو متعینہ وقت نہ ملنے کی صورت میں گریس میں کتنے نمبر دیے جائیں گے۔ انڈین میڈیکل ایسوسی ایشن جونیئر ڈاکٹرس کے مطابق، 'پھر کیوں نیشنل ٹیسٹنگ ایجنسی نے امتحان کے بعد نئے ضابطے کا اعلان کیا؟' انڈین میڈیکل ایسوسی ایشن جونیئر ڈاکٹرس نے یہ ایشو بھی اٹھایا ہے کہ کئی مقامات پر پیپر لیک ہوئے۔ پھر اس پر اب تک کوئی کارروائی کیوں نہیں کی گئی؟ تمل ناڈو اور مہاراشٹر کی ریاستی حکومتوں نے بھی نمبر دینے کے پروسیس پر سوال اٹھایا ہے۔ ان کا یہ بھی مطالبہ ہے کہ امتحان دوبارہ لیے جائیں۔ اب یہ الگ ایشو ہے کہ دوبارہ امتحان لینا کیا آسان ہے؟ 5 مئی، 2024 میں نیٹ (یو جی) کے امتحان 571 شہروں کے 4,750 مراکز پر لیے گئے تھے۔ پہلے ایسا سمجھا گیا تھا کہ نیٹ (یو جی) کے نتائج کا اعلان 14 جون کو کیا جائے گا مگر یہ اعلان 4 جون کو کر دیا گیا۔ اسی دن پارلیمانی انتخابات کے نتائج کا اعلان ہوا۔ نیٹ (یو جی) کے نتائج کے اعلان میں اس تعجیل کی وجہ کیا رہی، اس پر بحث خواہ مخواہ کی بحث ہی معلوم ہوتی ہے، البتہ گریس نمبر کے سلسلے میں نیٹ (یو جی) ہی نہیں، تمام مسابقتی امتحانات کے سلسلے میں نیشنل ٹیسٹنگ ایجنسی کو واضح رہنما اصول بنانے چاہئیں۔ نتائج کے اعلان کے بعد رہنما اصول پر بات کرنا کچھ عجیب سا لگتا ہے۔ خبر ہے کہ 'نیٹ امتحان میں من مانے طریقے سے رعایت' پر دو طلبا کی طرف سے عرضداشت دی گئی ہے اور اس معاملے کی ایس آئی ٹی سے جانچ کی درخواست کی گئی ہے۔ عرضداشت میں کہا گیا ہے کہ 'نیشنل ٹیسٹنگ ایجنسی نے گریس نمبر دیے ہیں اور یہ سب جانبدارانہ ہے جبکہ کچھ طلبا کو بیک ڈور انٹری دینے کے لیے کیا گیا ہے۔' سپریم کورٹ نے کونسلنگ کے عمل کو روکنے سے تو انکار کر دیا ہے، البتہ این ٹی اے کو نوٹس دیا ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ 'امتحان کا تقدس متاثر ہوا ہے، اس لیے اسے این ٹی اے سے جواب چاہیے۔' اب یہ الگ ایشو ہے کہ کونسلنگ کے بعد کیا دوبارہ نیٹ (یو جی) امتحان کرانے کی امید رکھی جانی چاہیے؟

یہ اہم خبر بھی آئی ہے کہ 23 جون کو نیشنل ٹیسٹنگ ایجنسی 1,563 طلبا کا دوبارہ ٹیسٹ لے گی۔ اس سے بھی یہ بات واضح ہے کہ نیٹ (یو جی) کے امتحان دوبارہ نہیں ہوں گے۔ ■

کئی ریکارڈس ٹوٹ گئے

Aakash
Aakash

گزشتہ 5 سال میں صرف 2021 میں 3 طلبا نے 720 نمبر حاصل کیے تھے جبکہ اس بار 67 طلبا نے 720 میں سے 720 نمبر حاصل کیے ہیں۔ ایسی بھی خبر آئی ہے کہ دو طلبا نے 719 اور 718 نمبر حاصل کیے ہیں۔

کئی بچوں کا بچپن سے ہی یہ خواب ہوتا ہے کہ وہ ڈاکٹر بنیں گے۔ اس کے لیے وہ شروع سے تیاری کرتے ہیں۔ ان کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ اچھا رینک حاصل کریں تاکہ بڑا کالج ملے۔ یہی وجہ ہے کہ طلبا صد فیصد نمبر حاصل کرنے لگے ہیں۔ نیٹ (یو جی) میں 2020 میں شعیب آفتاب اور آکانکشا سنگھ نے تاریخ ساز کامیابی حاصل کی تھی۔ دونوں نے 720 میں سے 720 نمبر حاصل کیے تھے۔ یہ بات الگ ہے کہ شعیب کو نمبر وَن کا رینک دیا گیا اور آکانکشا کو دو کا۔ 2021 میں مرنال کٹیری، تنمے گپتا اور کارتک جی نائر نے 720 نمبر حاصل کیے۔ تینوں کو نمبر وَن کا رینک دیا گیا۔ 2022 میں کوئی بھی 720 میں سے 720 نمبر حاصل نہیں کر پایا۔ سب سے زیادہ 715 نمبر تنشکا نے حاصل کیا۔ 2023 میں پربجن جے اور بورا ورون چکرورتی نے 720 نمبر حاصل کیے۔ دونوں کو نمبر وَن کا رینک ملا لیکن اس سال کے نیٹ (یو جی) کے نتائج نے پچھلے تمام ریکارڈس توڑ ڈالے ہیں۔ اس سال کے نتائج کو دیکھ کر ایسا لگتا ہے جیسے اچانک طلبا کی صلاحیتوں میں حیرت انگیز اضافہ ہو گیا ہے یا حیرت انگیز صلاحیتوں والے طلبا کی تعداد بڑھ گئی ہے۔ یہ سن کر شاید آسانی سے یقین نہ آئے لیکن یہ سچ ہے کہ اس بار 67 طلبا نے 720 میں سے 720 نمبر حاصل کیے ہیں۔ ایسی بھی خبر آئی ہے کہ دو طلبا نے 719 اور 718 نمبر حاصل کیے ہیں۔ نیٹ (یو جی) میں ایک سوال کا جواب نہ دینے پر 4 نمبر کٹ جاتا ہے اور غلط جواب دینے پر 5 نمبر کٹ جاتا ہے، اس لیے ایک سوال چھوڑ دینے پر 716 نمبر اور ایک سوال کا غلط جواب دے دینے پر 715 نمبر ملنے کی بات تو سمجھ میں آتی ہے لیکن 719 اور 718 نمبر ملنے کی بات سمجھ میں نہیں آتی۔ ایگزام لینے والی ایجنسی کو اسے سمجھانے کی کوشش کرنا چاہیے تاکہ معمہ حل ہو سکے۔ اس سلسلے میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ ایگزام میں پورا وقت طلبا کو نہ ملنے پر انہیں گریس نمبر دیا گیا ہے لیکن اس سلسلے میں بھی یہ بات سمجھ میں آنی چاہیے کہ کتنے نمبر تک گریس میں دیے گئے ہیں۔ یہ بات طلبا بڑی اچھی طرح جانتے ہیں کہ نیٹ (یو جی) میں ایک ایک نمبر کی بڑی اہمیت ہوتی ہے، اس لیے ان طلبا کا پریشان ہونا فطری ہے جنہوں نے جو نمبر بھی اٹھایا ہے، اپنے بوتے پر اٹھایا ہے، اس میں گریس نمبر کا تعاون شامل نہیں ہے۔ ■

شبہات کی مختلف وجوہات

وطن عزیز ہندوستان میں مختلف طرح کے مسابقتی امتحانات ہوتے رہتے ہیں۔ اس کے لیے طلبا بڑی تیاری کرتے ہیں۔ ان کے والدین کا بھی انہیں اچھی طرح سے تیاری کرانے میں کافی اہم رول ہوتا ہے۔ ان کے بچوں کی تیاری اچھی ہو، اس کے لیے وہ بڑی سے بڑی کوچنگ انسٹی ٹیوٹ کی خدمات حاصل کرتے ہیں۔ الگ سے ٹیوشن بھی پڑھاتے ہیں، کیونکہ عام طور پر والدین کو یہ لگتا ہے کہ شروع میں ہی بچوں کی پڑھائی پر ٹھیک ٹھاک خرچ کر دینے پر بعد میں لاکھوں روپے کی بچت ہو جاتی ہے۔ ان کی یہ کوشش رہتی ہے کہ بچے اتنا نمبر لے آئیں کہ سرکاری میڈیکل کالج میں ان کا داخلہ ہو جائے، کیونکہ اندرون ملک پرائیویٹ میڈیکل کالجوں کی فیس بہت زیادہ ہے اور ایم بی بی ایس کرانے کے لیے بچے یا بچی کو بیرون بھیجنا ہر والدین کے لیے ممکن نہیں ہوتا۔ اسی لیے دیگر مسابقتی امتحانات کی طرح نیٹ (یو جی) کے نمبروں سے خود طلبا کی تو بہت زیادہ دلچسپی ہوتی ہی ہے، ان کے والدین کی دلچسپی بھی کم نہیں ہوتی ہے۔ نتائج پر ان کے آگے کے منصوبوں کا دارومدار ہوتا ہے مگر اس بار نیٹ (یو جی) کے نمبروں نے چونکا دیا ہے۔ خبر یہ آئی ہے کہ 1,563 طلبا کو گریس نمبر دیے گئے ہیں۔ گریس نمبر دیے جانے کی وجہ یہ سامنے آئی ہے کہ طلبا کو ٹیسٹ دینے کے لیے پورا وقت نہیں مل پایا تھا۔ سوال یہ ہے کہ اگر پورا وقت نہیں مل پایا تھا تو امتحان کا وقت آگے بڑھانے میں کیا قباحت تھی؟ ایسا نہ کر کے گریس نمبر دیے جانے کا متبادل کیوں چنا گیا؟ مان لیجیے کہ ایک منٹ کے نقصان کے بدلے کسی طالب علم یا طالبہ کو 4 نمبر گریس میں دیے گئے اور 20 منٹ کے نقصان پر 80 نمبر دے دیے گئے، اس طرح 600 نمبر کے جواب صحیح لکھنے پر اس نے تو 680 نمبر حاصل کر لیے جبکہ دوسری طرف کسی طالب علم یا طالبہ کے 680 نمبر کے سوال لکھنے اور اس میں 20 سوال غلط لکھ دینے پر 100 نمبر کاٹ لیے گئے اور اسے 580 نمبر ہی ملا۔ ایسی صورت میں یہ سوال تو اٹھے گا کہ گریس نمبر جن طلبا نے حاصل کیے، کیا انہیں ٹیسٹ دینے کے لیے پورا وقت دیا جاتا تو وہ سارے سوال صحیح ہی لکھتے؟ اگر وہ غلط سوال لکھتے تب تو وہی فائدے میں رہے۔ سوال یہ بھی ہے کہ 67 طلبا جو 720 میں سے 720 نمبر لائے ہیں، ان میں سے کتنے گریس نمبر والے ہیں؟ سوال یہ بھی ہے کہ کیا گریس نمبروں کی وجہ سے حقدار طلبا کا داخلہ نہیں ہو پائے گا؟ اس لیے کئی طلبا کا بے چین ہونا فطری ہے۔ ■

یہ سوال تو اٹھے گا کہ گریس نمبر جن طلبا نے حاصل کیے، کیا انہیں ٹیسٹ دینے کے لیے پورا وقت دیا جاتا تو وہ سارے سوال صحیح ہی لکھتے؟ کیا گریس نمبروں کی وجہ سے حقدار طلبا کا داخلہ نہیں ہو پائے گا؟

ڈاکٹر بننے کیلئے باہر چلے جاتے ہیں ہزاروں طلبا

ہر سال لاکھوں طلبا نیٹ (یو جی) کے لیے فارم بھرتے ہیں۔ اس سال 24,06,079 طلبا نے نیٹ (یو جی) میں بیٹھنے کے لیے رجسٹریشن کرایا تھا۔ ان میں سے 23,33,297 طلبا امتحان میں بیٹھے۔ 13,16,268 طلبا نے کوالیفائی کیا ہے۔ اس سے یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں ہے کہ ہر سال ڈاکٹر بننے کے خواہشمند طلبا کی تعداد کتنی زیادہ ہوتی ہے۔ طلبا کی اتنی بڑی تعداد کے مقابلے میڈیکل کالجز میں سیٹیں کافی کم ہیں۔ اگر طالب علم کو اتنا نمبر آجاتا ہے کہ داخلہ سرکاری میڈیکل کالج میں ہو سکتا ہے تو پھر سوچنا نہیں پڑتا ہے مگر زیادہ نمبر اگر نہ آئے تو پرائیویٹ میڈیکل کالجوں میں داخلہ کرانا ہر والدین کے بس کی بات نہیں ہوتی۔ وطن عزیز ہندوستان میں ایم بی بی ایس کرنے کے لیے پرائیویٹ کالجوں کی صرف ٹیوشن فیس ہی 45 سے 55 لاکھ ہوتی ہے۔ کئی کالجوں میں اس سے بھی زیادہ ہوتی ہے۔ دیگر اخراجات کو بھی ٹیوشن فیس کے ساتھ شامل کر دیا جائے تو ہر ایک والدین کے لیے اپنے بچے یا بچی کو ڈاکٹر بنانا آسان نہیں رہ جاتا۔ غریب والدین تو اتنی زیادہ فیس ادا کرنے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتے۔ وہ والدین جو ہر حال میں اپنے بچوں کو ڈاکٹر بنانا چاہتے ہیں، ان کے لیے دیگر ملکوں کے میڈیکل کالجز راحت افزا ہوتے ہیں۔ اسی لیے ہر برس ایک بڑی تعداد میں ہندوستانی طلبا میڈیسین کی اسٹڈی کے لیے دیگر ممالک جاتے ہیں۔ ایک رپورٹ کے مطابق، ہر سال 20,000 سے 25,000 ہندوستانی طلبا میڈیسین کی اسٹڈی کے لیے دیگر ممالک جاتے ہیں۔ بیرونی ممالک میں عام طور پر ایم بی بی ایس کورس 6 سال کا ہوتا ہے۔ یہ پورا کورس کرنے، رہنے اور کھانے پینے پر اوسطاً 35 لاکھ خرچ آتا ہے۔ اسی رقم میں کوچنگ کی فیس بھی شامل ہوتی ہے۔ یہ کوچنگ طلبا کو اس لیے لینی پڑتی ہے تاکہ ہندوستان واپسی پر ڈاکٹر کی حیثیت سے پریکٹس کے لیے ایگزام پاس کر سکیں۔ اندرون ملک پرائیویٹ کالجوں میں ایم بی بی ایس کرنے سے کہیں زیادہ ستا بیرونی ممالک سے ایم بی بی ایس کرنا ہوتا ہے۔ اسی لیے ایم بی بی ایس کرنے کے لیے اتنی بڑی تعداد میں ہندوستانی طلبا بیرونی ممالک جاتے ہیں۔ یوکرین جنگ شروع ہونے سے قبل چین اور روس کے علاوہ وہ یوکرین بھی میڈیکل کی پڑھائی کے لیے جاتے تھے۔ جارجیا، بنگلہ دیش اور دیگر ممالک بھی ہندوستانی طلبا ڈاکٹر بننے کے لیے جاتے ہیں۔ ایسی صورت میں اس سوال کا اٹھنا فطری ہے کہ کیا اپنے ملک کے پرائیویٹ کالجوں کی فیس کم نہیں ہو سکتی تاکہ ہندوستانی طلبا کو پڑھنے کے لیے دیگر ممالک نہ جانا پڑے بلکہ دیگر ممالک کے طلبا ڈاکٹر بننے کے لیے ہندوستان آئیں؟ اس کا فائدہ یہ بھی ہوگا کہ ہمارے ملک سے عالمی برادری کی دلچسپی بڑھے گی، اس کا شمار ان ملکوں میں ہونے لگے گا جو طلبا کے پسندیدہ ممالک مانے جاتے ہیں۔ اس بات پر بڑی حیرت ہوتی ہے کہ بنگلہ دیش ملک میں جا کر ڈاکٹری کی پڑھائی کرنا اپنے میں ملک رہ کر پڑھنے سے سستا کیوں ہے؟ اس کی کیا وجہ ہے؟ اگر صورتحال یہی رہی تو اس سے علاج اور مہنگا ہوتا جائے گا، کیونکہ ایسا تو ہوگا نہیں کہ لاکھوں روپے خرچ کر کے پڑھنے والے طلبا پیسہ کمانے کے بارے میں ایک حد سے زیادہ نہیں سوچیں گے۔ حالات کو بہتر بنانے کے لیے نئے میڈیکل کالجز کے قیام اور ایم بی بی ایس اور آگے کی پڑھائی کے لیے سیٹوں میں اضافے پر توجہ دینی ہوگی۔ ہر سال اگر ہر ریاست میں بھی نصف درجن میڈیکل کالجز قائم ہونے لگیں، بڑی تعداد میں ایمس جیسے اسپتال قائم ہونے لگیں تو حالات میں خوشگوار تبدیلی آسکتی ہے۔ اس کا مثبت اثر ہمارے ملک کے ہیلتھ سیکٹر پر پڑے گا۔ لوگوں کو زیادہ سستا اور بہتر علاج ملنے لگے گا۔ ■

ہر سال 20,000 سے 25,000 ہندوستانی طلبا میڈیسین کی اسٹڈی کے لیے دیگر ممالک جاتے ہیں۔ بیرونی ممالک میں ایم بی بی ایس کورس 6 سال کا ہوتا ہے۔ یہ پورا کورس کرنے، رہنے اور کھانے پینے پر اوسطاً 35 لاکھ خرچ آتا ہے۔ اسی رقم میں کوچنگ کی فیس بھی شامل ہوتی ہے۔ یہ کوچنگ طلبا کو اس لیے لینی پڑتی ہے تاکہ ہندوستان واپسی پر ڈاکٹر کی حیثیت سے پریکٹس کے لیے ایگزام پاس کر سکیں۔